

رمضان المبارک اور طبی مسائل

ڈاکٹر افتخار برنی

رمضان المبارک کا مہینہ ایک مرتبہ پھر ہم پر سایہ فگن ہے۔ ماہ رمضان نیکیوں کا موسم بہار ہے۔ یہ مہینہ اُمت مسلمہ کے لیے حرکت، توانائی اور زندگی کا پیغام لے کر آتا ہے اور اس حقیقت کا پوری دُنیا کے سامنے اظہار کرتا ہے کہ اُمت کا اجتماعی ضمیر خوابیدہ ضرور ہے مگر مُردہ نہیں۔ یہ مہینہ ہمارے احساسات کو پھر سے جگاتا ہے اور روح کو گرمانے والی زندہ تمنا عطا کرتا ہے۔ پھریوں ہوتا ہے کہ ایک ماہ کے لیے سہی مگر لوگوں کی بڑی تعداد تقویٰ کے راستے پر چلنا شروع کر دیتی ہے۔ یہ مہینہ تقویم اسلامی کا اہم ترین اور سب سے مبارک مہینہ ہے۔ قرآن حکیم میں اس ماہ کی فضیلت کے تین اسباب بیان کیے گئے ہیں:

۱- نزولِ قرآن: اس ماہ مبارک میں قرآن حکیم نازل کیا گیا اور یہ ماہ رمضان کی فضیلت کا بہت بڑا سبب ہے۔ ”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت ہے، اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں“۔ (البقرہ ۲: ۱۸۵)

۲- لیلة القدر: ماہ رمضان کی فضیلت کا دوسرا سبب یہ ہے کہ اس میں لیلة القدر موجود ہے۔ وہ رات کہ جس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ ”ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔ اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے“۔ (القدر ۷: ۱-۳)

۳- فرضیتِ صوم: یہ رمضان المبارک کی فضیلت کا تیسرا اہم سبب ہے جو قرآن حکیم میں بیان ہوا ہے: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کر دیئے گئے، جس طرح تم سے

پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔ (البقرہ ۲: ۱۸۳)

اُمت مسلمہ کے ہر فرد کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو بھی شخص اس مہینے کو پائے اس کے لیے لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے اور کبھی کسی پر ظلم نہیں کرتا، ہمیشہ نرمی کا معاملہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف اُمت کے ہر فرد کے لیے لازم قرار دیا کہ وہ روزے رکھے۔ دوسری طرف ان لوگوں کے لیے استثنائی بیان کر دیا گیا جو کسی مجبوری کی بنیاد پر روزہ نہیں رکھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا۔‘ (البقرہ ۲: ۱۸۵)

اس آیت میں روزہ نہ رکھنے کی دو وجوہات بیان کی گئی ہیں اور یہ دونوں وجوہات عموماً عارضی ہوتی ہیں۔ انسان سفر کی حالت میں مستقل نہیں رہتا۔ مسافر کو اپنی منزل پر پہنچ کر روزے رکھنے ہوں گے اور جو روزے سفر میں چھوٹ جائیں ان کی تعداد بھی قضا کی صورت میں پوری کرنی ہوگی۔ جہاں تک مریضوں کا تعلق ہے تو یہ معاملہ تھوڑا وضاحت طلب ہے۔ امراض دو قسم کے ہو سکتے ہیں:

۱- عارضی نوعیت کا مرض (Acute Illness): ہم سب وقتاً فوقتاً مختلف بیماریوں اور حوادث کا سامنا کرتے ہیں۔ بعض اوقات مشکلات شدید نوعیت کی نہیں ہوتیں اور ان کی موجودگی میں روزہ رکھا جاسکتا ہے، مثلاً زلہ، زکام، کھانسی، بخار وغیرہ۔ اگر مرض یا مشکل کی شدت زیادہ ہو تو روزہ مؤخر کیا جاسکتا ہے۔ جتنے بھی روزے قضا ہوں، ان کی گنتی بعد میں پوری کرنی ہوگی۔

۲- مستقل نوعیت کا مرض (Chronic Illness): ان امراض کی مزید دو نوعیتیں ممکن ہیں: (i) شدید نوعیت کے وہ امراض جن میں مکمل صحت یابی کا امکان نہیں ہوتا، مثلاً سرطان، گردوں کے انفعال میں واضح کمی یا ناکامی، جگر کے پیچیدہ امراض جیسے Liver Cirrhosis۔ دل کے امراض اور بعض اعصابی امراض۔ ایسے امراض میں مبتلا افراد کے بس میں نہیں ہوتا کہ روزہ رکھیں۔ ڈاکٹر حضرات بھی مرض کی شدت اور مستقل علاج کی وجہ سے روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ ایسے لوگوں کو شریعت کی طرف سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، البتہ انھیں فدیہ دینا ہوتا

ہے۔ ایک روزے کا فدیہ یہ ہے کہ کسی مسکین کو ایک دن میں دو وقت کا کھانا کھلایا جائے۔ اگر کوئی شخص اتنا محتاج ہے کہ فدیے کی ادائیگی کی استطاعت نہیں رکھتا تو اسے اللہ سے معافی طلب کرنی چاہیے۔ جب کبھی حالات بہتر ہوں تو اسے فدیہ کی ادائیگی کر دینی چاہیے۔

(ii) مستقل نوعیت کے کچھ امراض ایسے ہیں جن کے ساتھ عمومی زندگی گزارنی جاسکتی ہے۔ ایسے امراض کی طویل فہرست ممکن ہے مگر ہم چند امراض کا تذکرہ کریں گے: ○ بلند فشارِ خون یا ہائی بلڈ پریشر ○ ذیابیطس یا شوگر ○ امراضِ تنفس ○ تپ دق یا ٹی بی ○ معدے اور آنتوں کا ○ السر یا تیزابیت ○ گردے اور پتے کی پتھریاں ○ ہرنیا ○ مرگی ○ جگر کا ورم یا ہپاٹائٹس ○ مختلف نفسیاتی امراض وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام امراض کی موجودگی میں روزہ رکھنا ممکن ہوتا ہے۔ البتہ ساتھ میں دوا کا استعمال کرنا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر کے مشورے سے دوا کے اوقات مقرر کیے جاسکتے ہیں۔ اگر روزہ رکھنا مریض کے لیے خطرناک ہو تو روزہ چھوڑا بھی جاسکتا ہے۔ اس پورے معاملے میں ایک دین دار اور ماہر ڈاکٹر کا مشورہ انتہائی اہمیت کا حامل ہوگا۔

ذیل میں ہم کچھ ایسے مسائل، کیفیات اور امراض بیان کریں گے جن پر ماہِ رمضان میں خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے:

● دودھ پلانے والی خواتین: عموماً دودھ پلانے والی مائیں روزہ رکھ سکتی ہیں۔ اگر روزہ رکھنے سے دودھ کی مقدار کم ہو جائے اور بچے کو پوری خوراک نہ مل پائے تو روزہ چھوڑا جاسکتا ہے۔ چھوڑے ہوئے روزوں کی تعداد بعد میں پوری کرنا ہوگی۔

● خواتین کے مخصوص ایام: ان ایام میں شریعت کی طرف سے خواتین کو نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ ان دنوں کی نمازیں معاف ہوتی ہیں اور بعد میں ادائیگی کی ضرورت نہیں۔ قضا ہونے والے روزے بعد میں رکھنے ہوتے ہیں۔

● روزے کی حالت میں انجکشن اور ڈرپ کا استعمال: اس معاملے میں علما کی آراء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ انجکشن اور ڈرپ کا استعمال ماضی قریب میں شروع ہوا تھا۔ نبی کریم کی بعثت کے کئی صدیوں بعد تک ایسا کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہوا۔ اس مسئلے پر علما کی انفرادی آراء

سامنے آتی رہی ہیں۔ جون ۱۹۹۷ء میں کاسابلانکا، مراکش میں 'اسلامی فقہی کونسل' کی نویں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں طہی ماہرین اور جدید علمائے شرکت کی۔ کچھ دنوں کے بعد جدہ، سعودی عرب میں اسی نوعیت کی دسویں کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ ان دونوں کانفرنسوں میں دیگر فقہی مسائل کے ساتھ روزہ فاسد ہونے کی طبی وجوہات پر ماہرین نے اظہارِ خیال کیا۔ عوام الناس کی رہنمائی کے لیے مندرجہ ذیل فتاویٰ جاری کیے گئے:

۱- غذائیت والے انجکشن سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اس نوعیت کے انجکشن کا استعمال ایسے ہی ہے جیسے منہ کے راستے کچھ کھانا پینا۔

۲- روزے کی حالت میں نمکیاتی محلول (Normal Saline) کا مین الوریڈ (Intravenous) استعمال بھی روزے کو فاسد کر دیتا ہے۔ (فتاویٰ اللجنة الدائمہ ۱۷۸/۹، اور ۲۵۲/۱۰؛ مجموعہ فتاویٰ و رسائل العثمین، ۱۹/۲۱، ۱۹/۲۰۴؛ شیخ ابن العثیمین مجالس شہر رمضان، ص ۷۰)

بعض علما درد اور بخار کے لیے انجکشن لگانے کی اجازت دیتے ہیں مگر غذائیت بخش انجکشن کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اس معاملے میں احتیاط بہتر ہے۔ انجکشن خواہ غذائیت بخش ہو یا درد اور بخار کے لیے استعمال کیا جائے، دونوں صورتوں میں پانی یا محلول کی مناسب مقدار جسم میں داخل ہو کر دورانِ خون کا حصہ بن جاتی ہے۔ فقہ کے ایک بنیادی اصول کو ہمیں فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ اس کے مطابق جس شے کی زیادہ مقدار حرام ہوتی ہے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہوتی ہے۔ شراب اور دیگر منشیات مقدار سے قطع نظر ہر حال میں حرام قرار دی گئی ہیں۔ روزے کی حالت میں پانی کا ایک گھونٹ یا گلاس دونوں ناجائز اور روزے کے فاسد ہونے کا ذریعہ ہیں۔ اسی طرح انجکشن خواہ ایک ملی لیٹر ہو یا پانچ سو ملی لیٹر، دونوں صورتوں میں ممنوع ہوگا۔

● روزے کے دوران ناک، کان اور آنکھ میں دوا ڈالنا: ناک کے معاملے میں فقہاء کی عمومی رائے یہی ہے کہ روزے کے دوران ناک میں دوا کے قطرے نہ ڈالے جائیں۔ ناک کا تعلق براہِ راست حلق سے ہوتا ہے۔ ناک میں ڈالے جانے والے قطرے حلق میں اور بعد ازاں معدے تک پہنچ سکتے ہیں۔ آنکھ اور کان کے حوالے سے علما کی آراء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

اس لیے آنکھ اور کان کی ساخت کو طبی نقطہ نظر سے دیکھنا بہتر ہوگا۔ آنکھ سے ایک باریک نالی ناک کے پچھلے حصے تک جاتی ہے۔ اس نالی کو Nasolacrimal Duct کہا جاتا ہے۔ آنکھ میں قطرے ڈالے جائیں تو مذکورہ نالی کے ذریعے حلق تک پہنچتے ہیں اور بعض اوقات دوا کا ذائقہ بھی محسوس ہوتا ہے۔ اس لیے روزے کے دوران آنکھ میں قطرے ڈالنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کچھ علما احتیاط کے ساتھ آنکھ میں مرہم لگانے کی اجازت دیتے ہیں۔ کان کا براہ راست تعلق حلق یا معدے سے نہیں ہوتا۔ ایک صحت مند کان میں ڈالی جانے والی دوا حلق یا معدے تک نہیں پہنچ سکتی۔ اگر کان کا پردہ سلامت نہ رہے اور کسی وجہ سے اس میں سوراخ یا Perforation ہو جائے تو کان میں ڈالے جانے والے قطرے حلق تک پہنچ سکتے ہیں۔ روزے کے دوران عمومی حالات میں کان کے اندر دوا کے قطرے ڈالے جاسکتے ہیں۔ کان کے کسی مرض کی صورت میں کسی ماہر ڈاکٹر سے معائنہ کروالینا چاہیے جس سے حتمی طور پر معلوم ہو جائے گا کہ کان کا پردہ سلامت ہے یا نہیں۔

● روزے کے دوران خون کا عطیہ: خون کا عطیہ دینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا البتہ شدید نقاہت پیدا ہو سکتی ہے۔ بہتر ہوگا کہ خون کا عطیہ افطار کے بعد دیا جائے۔ اگر کسی روزہ دار مریض کو خون کے حصول کی ضرورت پڑ جائے تو ڈاکٹر کی اجازت سے ایسے مریض کو روزہ توڑ دینا چاہیے۔ بعد میں یہ روزہ قضا رکھا جاسکتا ہے۔ روزے کے کفارے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

● روزے کے دوران قیہ آنا اور نکسیر پھوٹنا: قیہ یا الٹی سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا، البتہ منہ بھر کر قیہ آئے اور اس کا کچھ حصہ واپس حلق یا معدے میں چلا جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ نکسیر پھوٹنے سے بھی روزہ برقرار رہتا ہے لیکن خون حلق یا معدے میں جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

● دانتوں کی صفائی اور علاج: روزے کی حالت میں مسواک کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ابن ماجہ کی ایک حدیث میں روزہ دار کو مسواک کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ تاہم ٹوتھ پیسٹ اور ٹوتھ پاؤڈر کا استعمال ممنوع ہے۔

روزہ دار شدید ضرورت کے تحت دانت نکلوا سکتا ہے مگر خون یا دوا معدے میں جانے سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ بہتر ہوگا کہ دانتوں کا تفصیلی معائنہ اور علاج افطار کے بعد کروایا جائے۔

● مقعد، اندام نہانی اور پیشاب کی نالی: یہ تینوں انسانی جسم کے اہم اور نازک حصے ہیں۔ ان حصوں کے معائنہ اور ان میں دوا کا استعمال انتہائی اہم معاملہ ہے۔ اس حوالے سے علما کی آراء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہاں ہم دوبارہ اسلامی فقہی کونسل اور شیخ ابن العثیمین سے رجوع کرتے ہیں تو درج ذیل فتاویٰ سامنے آتے ہیں:

- ۱- روزے کے دوران مقعد کا اندرونی معائنہ کیا جاسکتا ہے۔
- ۲- بواسیر یا کسی زخم کے لیے مرہم کا اندرونی اور بیرونی استعمال کیا جاسکتا ہے۔
- ۳- حقنہ (Suppositories) اور قبض کشا مائع روزے کے دوران مقعد میں داخل کر سکتے ہیں۔ ایسا کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

۴- پیشاب کی نالی میں کوئی دوا یا نگلی (Catheter) ڈال سکتے ہیں اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

● دمے کے مریض اور روزہ: دمے کے مریض سانس چڑھنے کی صورت میں انہیلر (Inhaler) یا شامہ کا استعمال کرتے ہیں۔ اسی مقصد کے لیے نیبولائزر (Nebulizer) کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں دوا سانس کے راستے پھیپھڑوں تک پہنچتی ہے مگر دوا کی معمولی مقدار حلق میں جاتی ہے اور معدے میں بھی دوا جانے کا امکان ہوتا ہے۔ اسی لیے روزے کے دوران انہیلر اور نیبولائزر کا استعمال ممنوع ہے۔ وہ مریض جن کا گزارا انہیلر یا نیبولائزر کے بغیر نہیں ہو سکتا انھیں چاہیے کہ روزہ رکھنے سے گریز کریں اور فدیہ ادا کریں۔

● امراض قلب: امراض قلب کئی اقسام کے ہو سکتے ہیں۔ کچھ شدید نوعیت کے ہوتے ہیں اور کچھ کی شدت زیادہ نہیں ہوتی۔ بہت سے مریض ایسے ہوتے ہیں جو صبح و شام دوا استعمال کر کے معمول کی زندگی گزار سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ڈاکٹر کے مشورے سے روزہ رکھنا چاہیے۔ مرض کی شدت زیادہ ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہوگا۔ کچھ لوگ دل کے درد سے نجات حاصل کرنے کے لیے زبان کے نیچے گولی رکھتے ہیں۔ گولی کا کچھ حصہ لعابِ دہن کے ذریعے معدے میں چلا جاتا ہے جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسے لوگ جن کے دل کی حالت قابو میں نہ ہو تو ان کو روزہ رکھنے سے گریز کرنا چاہیے۔ وہ فدیہ دے سکتے ہیں۔

● ذیابیطس کے مریض کیا کریں؟ ذیابیطس کے مریضوں کا علاج عموماً دو طریقوں

سے ہوتا ہے: اول وہ مریض جو گولیاں استعمال کرتے ہیں اور دوسرے وہ جنہیں انجکشن کے ذریعے انسولین دینی پڑتی ہے۔ گولیاں استعمال کرنے والے مریض ڈاکٹر کے مشورے سے صبح و شام کے اوقات مقرر کر سکتے ہیں اور ایسی صورت میں روزہ رکھ سکتے ہیں۔ اگر کسی وقت وہ شوگر کی شدید کمی کا شکار ہو جائیں تو روزہ توڑ دینا چاہیے۔ شوگر کی اچانک کمی کا معاملہ بے حد اہم ہوتا ہے اور اس کی علامات سے مریضوں کو آگاہی ہونی چاہیے۔ یہ علامات عام طور پر درج ذیل ہوتی ہیں:

○ غیر معمولی نفاہت اور کمزوری ○ بھوک کا شدید احساس اور میٹھا کھانے کی خواہش ○ دل کی دھڑکن کا بڑھ جانا ○ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جانا ○ ٹھنڈے پسینے آنا ○ ذہنی کیفیت میں تبدیلی ○ بے ہوشی طاری ہونا۔

ان علامات والے مریضوں کو روزہ توڑ دینا چاہیے اور فوری طور پر کوئی میٹھی چیز کھا کر قریبی ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے۔ انسولین استعمال کرنے والے مریضوں کو زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ انسولین کے انجکشن کئی مرتبہ دیئے جاتے ہیں اور اکثر کھانے سے قبل دیئے جاتے ہیں۔ یہ مریض انجکشن کے بعد کچھ نہیں کھائیں گے تو شدید نفاہت اور شوگر کی کمی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ایسے مریضوں کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے اور فدیہ دے دینا چاہیے۔

ہم نے مقدور بھر کوشش کی ہے کہ روزے کے حوالے سے اہم طبی مسائل کا حل پیش کر دیا جائے۔ طبی مسائل مزید بھی ہو سکتے ہیں مگر ہر مسئلے کا تذکرہ چند سطور میں کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ ہم نے قرآن و سنت کے بنیادی رہنما اصول بیان کر دیئے ہیں۔ ان کی روشنی میں بقیہ مسائل کے لیے بھی رہنمائی مل جائے گی۔ یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ جن چیزوں کی اجازت اور ممانعت قرآن و سنت اور اجماع صحابہ سے ثابت ہے ان پر بحث کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اگر علما کی آراء اپنے دور کی طبی معلومات کی بنیاد پر سامنے آتی ہیں تو اس پر بحث اور رائے میں تبدیلی کا امکان موجود ہے۔